مخطوط پشتو تفسیر "تفسیر مظاہری" کا تعارف اور مؤلف کا منہج واسلوب ایک تحقیقی وتعارفی جائزہ

An Introduction to the Pushto Manuscript "Tafsir Muzahiri" and the Style and Methodology of the Author: A Research and Introductory Review

Lubna Shah
Ph.D. Research Scholar, Department of Islamic studies
Abdul Walli Khan University Mardan, KPK
Email: shahazizece@gmail.com
ORCID: https://orcid.org/0000-0001-7073-0920

Abstract

Tafsir Muzahiri is a Pashto manuscript consisting of seven volumes. Its author, Maulana Abdul Aziz Muzahiri, was born on May 1, 1924, in Toru, a town in Mardan, and died on October 26, 1997. He completed his Dars-e-Nizami and Dora-e-Hadeeth from Mazahir Uloom Saharanpur. He was the author of many books. Apart from Islamic studies, he was also skilled in other sciences. This Tafsir is the sequel to Hafiz Muhammad Idris's Tafsir "Kashaaf-ul-Qur'an" but in it, the author has made further use of other Urdu tafasir. He started writing this tafsir in 1988 and completed it in 1991. A major feature of the above tafsir is comprehensiveness and brevity. The preface of the tafsir contains many scientific points and benefits. This tafsir is a combination of Tafsir Bal-Mathur and Tafsir Bal-Ray. It also represents his jurisprudence methodology. In this tafsir, special arrangements have been made for scientific theories, modern research, and explanations of forms and doubts. Maulana Abdul Aziz Mazahiri has mentioned the lexical and syntactical aspects in his tafsir. The meanings of difficult words have been explained in Pashto as well as in other languages. It is considered to be an excellent and beneficial tafsir in the Pashto language but due to non-publication, it is not available to the general public.

Key words: Pushto Tafsir, Manuscript, Abdul Aziz Muzahiri.

تعارف:

اللہ تعالی نے قرآن کو تا قیامت انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ قرآن عربی زبان میں ہونے کے سبب غیر عرب، جو عربی سے واقفیت نہیں رکھتے ان کے لئے اس قرآن کو سمجھنا مشکل ہے۔ کلام اللہ کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن کی تشریح و توضیح حضورِ اقدس ﷺ کے فرائض رسالت میں شامل ہے۔ ارشاد

ربانی 'وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ'[1] میں مذکور تعلیم صرف الفاظ کے پڑھنے پڑھانے کا نام نہیں، بلکہ اس میں تشریح وتفسیر بھی شامل ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ"[2]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر بہت بڑا احسان کیا کہ انہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی آیات سناتا ہے اور ان کا تزکیۂ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالیٰ ہے: "وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ"[3] "اور ہم نے (اے رسول ﷺ) آپ پر الذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے اس کلام کی وضاحت کردیں جو ان کی طرف نازل کیا گیا۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی وضاحت، تشریح وتفسیر ایک ضروری امر ہے اور اس کے بغیر قرآن کے احکام وتعلیمات کو سمجھنا ممکن نہیں۔ اس لئے دنیا کے مختلف گوشوں اور مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ قرآن کے تراجم کے ساتھ ساتھ اس کی تشریح وتوضیح بھی ضروری ہے کیوں کہ محض ترجمہ کے ذریعے اس کے احکام وتعلیمات پر عمل ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں قرآن کی مختلف تفاسیر مختلف زبانوں میں لکھی جاچکی ہیں۔ جن میں کئی تفاسیر تو عوام الناس میں مشہور ومعروف ہیں لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو اشاعت وطباعت نہ ہونے کی وجہ سے ہم تک نہیں پہنچ پائی لہذا عوام اس سے استفادہ نہیں کرپاتے۔ ایسی ہی ایک مخطوط پشتو تفسیر، تفسیر مظاہری بھی ہے جو آج سے تقریباً تیس سال پہلے لکھی جاچکی ہے لیکن اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے عوام کی نظروں سے اوجھل ہے۔ زیر نظر تحقیق میں تفسیر مذکورہ کا تعارف، تفسیر میں مؤلف کا منہج واسلوب اور صاحب کتاب کی علمی خدمات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

صاحب کتاب کا تعارف:

آپ کا پورا نام مولانا عبد العزیز مظاہری ہے۔ آپ بطور مصنف اپنا نام اپنے صاحبزادوں کی نسبت ابو شبیر مظاہری، ابو سعید مظاہری اور ابو جمیل مظاہری بھی لکھا کرتے۔ آپ یکم مئی 1924 کو مردان کے ایک قصبے طورو میں پیدا ہوئے جس کو مدارس اور علماء کی کثرت کی وجہ سے بخارا ثانی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آپ چھ بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ آپ بیک وقت ممتاز عالم دین، مفسر قرآن، خطاط، شاعر، خطیب اور ادیب تھے۔ آپ سات سال

کی عمر میں ہی اپنے والد اور نو، دس سال کی عمر میں والدہ کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے تھے۔ آپ کے والد کا نام مولانا عبد الرحیم تھا۔ مولانا عبد الرحیم اتر پردیش کے مشہور مدرسہ، دارالعلوم مظاہر علوم[4] سہارنپور کے فاضل تھے۔ آپ نے اپنے زمانے کے مشہور اساتذہ کرام سے کسب فیض حاصل کیا جن میں مولانا خلیل احمد انصاری زیادہ قابل ذکر ہیں جنہوں نے "بذل المجہود" کے نام سے ابوداود شریف کی شرح لکھی[5]۔

علمی سفر:

اگرچہ کم سنی میں آپ کے والدین کا انتقال ہوا تھالہذا آپ کے تایا مولانا محب اللہ اور ماموں مولانا خلیل الرحمن نے آپ کی تعلیم و تربیت کا بیڑا اٹھایا۔ ہوتی نمبر 2 سکول سے مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد شامت پور طورو میں نو تعمیر شدہ ہائی سکول میں داخلہ لیا مگر پھر ایک سیلاب نے اس علاقے میں تباہی مچادی اور سکول بھی اسی میں بہہ گیا مجبوراً میٹرک کا امتحان مردان کے ایک سکول سے دیا۔ اسی دوران دینی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے آبائی علاقے طورو کے علماء کرام سے حاصل کی۔ علوم دینیہ سے آپ کے خصوصی شغف کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کے اساتذہ کرام نے آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی اور آپ کو علوم دینیہ سے سرفراز ہونے کا شرف بخشا۔ طورو میں آپ نے جن اساتذہ کرام سے استفادہ کیا ان میں مولانا حافظ عبد الجمیل، مولانا محمد اسماعیل، مولانا قاضی سلطان احمد، مولانا حافظ لطیف الرحمان اور مولانا عنایت اللہ قابل ذکر ہیں۔ 1939 میں طورو کے قریب واقعہ ایک گاؤں زور منڈی میں اسی مسجد کا محراب و منبر سنبھالا جہاں ایک طویل عرصہ آپ کے والد مرحوم نے امامت و خطابت کے فرائض انجام دیے تھے۔ آپ نے اس دوران دینی تعلیم کی تقریبا تمام اہم کتابیں انہی علماء کرام سے پڑھ لی تھیں۔ اس لیے مولانا محب اللہ کی وساطت سے ایک علم دوست شخصیت جناب شریف خان نے آپ کی علمی صلاحیت کو بھانپتے اور اس میں مزید نکھار لانے کے لیے آپ کو مظاہر علوم سہارنپور میں داخلے کے لیے مالی معاونت پیش کی اسی مدرسے سے خود آپ کے والد مرحوم بھی فارغ التحصیل تھے۔ چنانچہ 1942 میں آپ ہندوستان کے شہر سہارنپور تشریف لے گئے اور دارالعلوم مظاہر علوم میں داخلہ لیا۔ دار العلوم مظاہر علوم میں آپ کو تبلیغی جماعت کے مرشد عام مولانا زکریا صاحب کی شاگردی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ 1946 میں آپ نے وہاں سے درس نظامی اور دورہ حدیث مکمل کیا۔ ستمبر 1947 میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل (عربی آنرز) کے امتحان میں بھی کامیابی حاصل کی۔ 1948 میں جماعت اسلامی میں باقاعدہ شمولیت اختیار کی اور بعد ازاں مولانا مودودی کے دورہ سرحد میں مردان تا کرک ان کے ہمراہ رہے اور بعد میں بھی ان سے ملاقاتوں اور خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ ان خطوط کو پروفیسر اشرف بخاری نے "مکتوبات مودودی"[6] کے نام سے شائع کیا۔

ملازمت:

22 مئی 1952 کو سینئر اورینٹل ٹیچر (S.O.T) کی حیثیت سے گورنمنٹ ہائی سکول استر زئی پایاں میں سرکاری ملازمت کا آغاز کیا اس کے بعد ان کی سیاسی سرگرمیاں تو ختم ہو گئی مگر جماعت اسلامی سے تعلق آخری دم تک رہا 12 فروری 1953 کو رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے استر زئی میں 1958 تک رہے۔ وہاں سے 1958 میں ان کا تبادلہ گورنمنٹ ہائی سکول بلی ٹنگ کوہاٹ میں ہوا۔ سکول میں تدریس کے ساتھ ساتھ استر زئی سے جمرود تک وہ لوگوں کو دینی تعلیم سے بھی فیضیاب کرتے رہے اور ہر جگہ سکول کے طلبہ کے ساتھ ساتھ مدرسے کے طلبہ بھی ان کے شاگرد رہے۔ جمرود میں ڈائریکٹر فاٹا الحاج کفایت اللہ خان مرحوم نے ان کی علمی قابلیت اور دیانتداری کے پیش نظر ان کو تمام فاٹا سکولوں میں عربی واسلامیات ٹیچرز کی بھرتی کے لیے انٹرویو کرنے اور قابل اساتذہ کو منتخب کرنے کی ذمہ داری سونپی جسے انہوں نے ریٹائرمنٹ تک بحسن وخوبی سرانجام دیا۔ ساتھ ہی انہیں فاٹا کے اسکولوں میں کتابوں کے انتخاب کے لیے بھی مقرر کیا۔ تمام کتابیں ان کے پاس بھجوائی جاتی آپ ان کتب کا عمیق مطالعہ ومشاہدہ کر کے اس کے متعلق اپنی رائے دیتے اس طرح وہ کتاب یا تو لائبریری کی زینت بنتی یا مسترد ہو جاتی۔ آپ نے دونوں عہدوں پر اپنی ذمہ داری کو بڑی دیانتداری سے نبھایا۔ 1967 میں گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 2 کوہاٹ میں آپ کا تبادلہ ہوا۔ 1968 میں بی اے (B.A) اور 1972 میں پشاور یونیورسٹی سے ایم اے (M.A) اسلامیات کی ڈگری حاصل کی 1973 میں آپ کا تبادلہ گورنمنٹ ہائی سکول جمرود خیبر ایجنسی ہوا جہاں رٹائرمنٹ تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1986 میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور 26 نومبر 1987 کو ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل طور پر اپنے گاؤں طورو منتقل ہو گئے اور اپنے محلے کی مسجد میں درس وتدریس کا آغاز کیا۔ نماز فجر کے بعد درس حدیث اور نماز عشاء کے بعد ترجمہ وتفسیر قرآن مجید کا درس دیتے جس میں شرکت کے لیے لوگ دور دور سے آتے۔ اپنی وفات تک اسی مسجد میں دو مرتبہ انہوں لوگوں کو دورہ تفسیر کروایا۔ آپ کے دیگر علمی مجالس کا تذکرہ مشتاق شفق صاحب کی کتاب "شفق رنگ" [7] میں بھی ملتا ہے۔ 1989 میں اپنے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر شبیر احمد کی وساطت سے ایران کا دورہ کیا۔ وہاں کے تاریخی مقامات کی سیر کی اور وہاں فارسی ادب کا مطالعہ بھی کیا۔

علمی وادبی خدمات:

مولانا عبدالعزیز مظاہری کو اردو، فارسی، عربی اور پشتو زبانوں پر عبور حاصل تھا اور چاروں زبانوں میں علمی اور ادبی خدمات سرانجام دیں۔ 1959 میں آپ کی پہلی علمی کاوش ایک کتاب "پاکے بیبیانے" (سیرت صحابیات

،پشتو) کے نام سے منظر عام پر آئی جسے یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور نے شائع کیا۔ اسی زمانے میں جناب بہادر شاہ ظفر کاکاخیل نے پشتو زبان کی ایک معتبر ترین لغت، ''ظفر اللغات[8]'' کے نام سے مرتب کی آپ اور آپ کے بچپن کے دوست حاجی ظہور الحق نے بھی اس میں معاونت کی جس کا اعتراف مصنف نے لغت کے پہلے ایڈیشن میں کیا ہے۔ حبیب القواعد کے نام سے اردو گرائمر اور اس کے علاوہ اردو پشتو بول چال اور اردو گرائمر کی دیگر کتابیں بھی شائع کیں۔ آپ نے کئی نصابی کتابیں بھی تحریر کیں جو آٹھویں اور دسویں جماعت کے طلبہ کو پڑھائی جاتی تھیں[9]۔ لیکن آپ کی کئی تصانیف حوادث زمانہ کی نظر ہو کر ناپید ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ریڈیو پاکستان پشاور سے مختلف مواقع پر مختلف اسلامی موضوعات پر ان کی تقاریر بھی نشر ہوتیں۔ ان میں آخری تقریر ایک مذاکرے کی شکل میں تھی جس میں سوال وجواب کا سیشن بھی تھا اس کا''عنوان انفاق فی سبیل اللہ ''تھا، یہ 1986 میں لائق زادہ لائق کی پروڈکشن میں نشر ہوئی۔ 1965 میں مولانا حافظ محمد ادریس مرحوم کی پی آئی اے طیارہ کی قاہرہ پرواز کے دوران حادثے میں شہادت پر ان کا لکھا ہوا مرثیہ ''اے دہ مصر مسافرہ راشہ بیرتہ[10]'' آج بھی ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح سوات کے متعلق ان کی ایک نظم ''سوات[11]'' آپ کی شاعری کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ پشتو ماہناموں ''اسلم''، ''رہبر''، ''جمہور اسلام'' اور '' اباسین'' وغیرہ کے لئے بھی لکھتے تھے۔ماہنامہ ''آئین'' میں بھی مختلف موضوعات پر آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے جیسے آپ کی ایک تحریر ''ایک وابستگی علیحدگی کے بعد'' [12] آپ کی علمی تحاریر کی ایک عمدہ مثال ہے۔ لیکن آپ کا اصل کارنامہ یہی پشتو تفسیر، ''تفسیر مظاہری'' ہے جو ابھی شائع نہیں ہوئی۔ آپ نے یہ تفسیر لکھنے کا کام 1988 میں شروع کیا اور 1991 میں یہ تفسیر مکمل ہوئی۔

وفات اور مرض وفات:

اگست 1993 میں انہیں ہیٹ سٹروک اور چلنے پھرنے میں عدم توازن کی شکایت شروع ہوئی۔24 اکتوبر 1997 دوپہر کو اچانک ان پر مرگی کی طرح کا دورہ پڑا ڈاکٹروں نے ایمرجنسی امداد دینی شروع کی مگر وہ مرض کا صحیح ادراک نہ کر سکے اور شوگر کی بے انتہا کمی (Hypoglycemia) کو مرگی کا دورہ سمجھ بیٹھے اور ان کو انجکشن لگائے جس سے وہ کوما میں چلے گئے۔ وہی سے ان کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور لے جایا گیا مگر وہ اسی دوران کوما میں رہنے کے بعد 26 اکتوبر 1997 کو رات آٹھ بجے وفات پاگئے۔ اگلے روز صبح 11 بجے ان کی نماز جنازہ طورو گراؤنڈ میں ادا کی گئی جس میں سینکڑوں عقیدت مند، تلامذہ اور علماء شریک ہوئے۔ جن میں مولانا گل شیر حقانی، مولانا محمد ادریس، مولانا سعید اللہ جان، مولانا انداز گل، ڈاکٹر فاروق خان شہید، مولانا عنایت اللہ اور مولانا عبد النبی قابل ذکر ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ طورو کے مشہور سرہ مخہ مسجد کے خطیب مولانا حافظ سیّد محمد باچا نے پڑھائی۔ آپ کو اپنے آبائی علاقے طورو کے ڈھیری قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

تفسیر مظاہری کا تعارف:

مذکورہ تفسیر مولانا عبدالعزیز مظاہری کی پشتو زبان میں ایک مخطوط تفسیر ہے جس کی اشاعت و طباعت فعل حال نہیں ہوئی کیوں کہ اس تفسیر کی تکمیل کے تقریباً دو سال بعد مؤلف کی وفات ہوئی اور یہ تفسیر عوام الناس تک نہ پہنچ سکی۔

وجہ تسمیہ:

آپ اپنے نام کے ساتھ مظاہری، مظاہر علوم سہارنپور کی نسبت سے لکھتے تھے کیوں کہ آپ نے وہاں سے درس نظامی اور دورہ حدیث کی سند حاصل کی تھی اور اسی نسبت سے آپ نے اپنی تفسیر کا نام بھی "تفسیر مظاہری" رکھا ہے۔

تفسیر مظاہری کا اجمالی خاکہ:

یہ تفسیر پشتو زبان میں ہے جو کہ سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

- جلد اول میں مقدمہ کے بعد قرآن کی ابتدائی تین سورتوں یعنی سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرہ اور سورہ آل عمرآن کی تفسیر درج ہے۔
- جلد دوم بھی تین سورتوں پر مشتمل ہے جن میں سورۃ النساء، سورۃ المائدہ اور سورۃ الانعام شامل ہیں۔
- جلد سوم سورۃ الاعراف سے سورہ یونس تک کل چار کی سورتوں کی تفسیر پر مشتمل ہے۔
- جلد چہارم میں سورہ ھود سے سورہ بنی اسرائیل تک سورتوں کی تفسیر ذکر کی ہے جو کہ کل سات سورتوں پر مشتمل ہے۔
- جلد پنجم سورۃ الکہف سے سورۃ العنکبوت تک کل بارہ سورتوں کی تفسیر پر مشتمل ہے۔
- جلد ششم سورۃ الروم سے سورۃ الرحمٰن تک کل چھبیس سورتوں پر مشتمل ہے۔
- جلد ہفتم سورۃ الواقعہ سے سورۃ الناس تک کل اُنسٹھ سورتوں پر مشتمل ہے۔

تفصیلی خاکہ:

مذکورہ تفسیر میں مؤلف ہر سورت کی ابتداء میں سورۃ کا تعارف اور پچھلی سورت کے ساتھ ربط اور تعلق کو بیان کرتے ہیں۔ سورت کی وجہ تسمیہ اور دیگر ناموں کو بھی تفصیل سے بیان کرتے ہیں مثلاً سورہ فاتحہ کی ابتدا میں اس سورت کے مختلف ناموں کا ذکر کیا ہے اور ساتھ میں ابی بن کعبؓ کی روایت کو بھی بطور دلیل پیش کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سورت کو سبع المثانی کہا ہے۔ سورت کے مکی یا مدنی ہونے

کے تعین کے بعد آپ سورت کے تمام مضامین کو بیان فرماتے ہیں کہ اس سورت میں کن کن مضامین کو زیر بحث لایا گیاہے یا اس سورت میں کس موضوع سے متعلق احکام موجود ہیں۔

سورت کی ابتداء کے وقت آپ نے صفحہ کے دائیں جانب سورت کی آیت کی تعداد اور بائیں جانب رکوعات کی تعداد درج کی ہے اور درمیان میں سورت کا نام اور ساتھ ہی اس کا مکی یا مدنی ہونا لکھا ہے۔ اس کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ سورت کی ابتدا کی ہے۔ یہ تفسیر چونکہ مخطوط کی صورت میں ہے لہذا اس میں پوری پوری آیات درج نہیں کی گئی۔ بلکہ آیت کی ابتداء اور انتہاء کو ذکر کیا گیا ہے۔ چھوٹی سورتوں کی آیات درج کرنے کا یہ طریقہ اپنایا ہے کہ ابتدائی آیات کے ابتدائی دو تین الفاظ اور اختتامی آیت کے اختتامی دو تین الفاظ درج کرنے کے بعد ترجمہ کیا ہے جبکہ بڑی سورتوں کی آیات درج کرنے کا یہ طریقہ اپنایا ہے کہ کئی آیتوں کا ترجمہ اکٹھے کیا ہے مثلاً پانچ، دس آیات میں ابتدائی آیت کے ابتدائی کلمات اور آخری آیت کے آخری کچھ کلمات درج کرنے کے بعد تمام آیات کا ترجمہ اکٹھے کیا ہے۔ تفسیر کرتے وقت دوبارہ آیت کی ابتدا و انتہا کو ذکر کر کے اس کی تفسیر کرتے ہیں۔

اسی طرح حاشیہ پر ایک دو الفاظ میں ان مسائل کو Mention کیا گیا ہے جس کے متعلق کوئی تفصیل بیان ہو رہی ہو۔ اس طرح کسی لفظ کے بارے میں تفصیل درکار ہو تو با آسانی اس کو تلاش کیا جا سکتا ہے جیسے کہ کوئی عنوان لکھا جاتا ہے اسی طرح آپ نے حاشیے پر اختصار کے ساتھ اس مسئلے کا نام لکھ دیا ہوتا ہے یہ طریقہ آپ نے تقریباً پوری تفسیر میں اپنایا ہے سورہ فاتحہ میں اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ سورہ نساء کی ابتدا میں تقویٰ کی تفصیل بیان ہو رہی ہے تو حاشیے پر "تقوی کا حکم" لکھ دیا ہے اس طرح قاری کو اپنی متعلقہ بحث ڈھونڈنے میں آسانی ہوتی ہے۔

مقدمے کا خلاصہ:

مولانا عبد العزیز مظاہریؒ نے اپنی تفسیر کی ابتداء میں تقریباً تین صفحات پر مشتمل مقدمہ لکھا ہے۔ جس میں قرآن کے نزول اور ترتیب کے بارے معلومات فراہم کی ہیں۔ قرآن کے مختلف ناموں کے بارے میں ابو المعالی کا قول نقل کیا ہے اور قرآن کے جمع و تدوین پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد شان نزول کے متعلق آسان اور عام فہم الفاظ میں سمجھایا گیا ہے۔ پھر "قرآن مجید کی تقسیم" کے عنوان سے قرآن کے پارو، سورتوں، رکوعات اور آیات کی تعداد کے متعلق لکھا ہے۔ یہاں آپ نے قرآن کی آیات کی تعداد ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق 6616 لکھی ہے لیکن ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ کسی نے اس تعداد سے کم اور کسی نے اس سے زیادہ لکھی ہیں اور سورتوں کے مکی اور مدنی ہونے کی تعداد بھی ذکر کی ہے۔ آپ کے مطابق مکی سورتوں کی تعداد 87 اور مدنی سورتوں کی تعداد 27 ہے اس کے بعد آپ نے تلاوت کے فضائل کو احادیث کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ یہاں آپ نے ان

احادیث کا صرف پشتو ترجمہ لکھا ہے۔ تلاوت کے فضائل ذکر کرنے کے بعد آپ نے تلاوت کے آداب کو بہت سہل اور موثر انداز میں بیان کیا ہے۔ اس میں آپ نے کئی ایک علمی نکتے اور فقہی مسائل کو بھی اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ یہاں آپ نے عوام الناس بطور خاص عام پٹھان یعنی پشتو بولنے والوں کی توجہ ایک اہم اور عام غلطی کی طرف بڑے احسن طریقے سے دلائی ہے جن کو ہم قرّاء حضرات علم تجوید کی زبان میں تلاوت کے عیوب میں سے لحن جلی سے تعبیر کرتے ہیں، وہ یہ کہ عام طور پر ہم آواز اور ہم مخرج الفاظ کی ادائیگی میں احتیاط سے کام لیں اور ان میں تمیز کریں۔ اس کو آپ نے بڑی عمدگی سے ایک مثال کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی ہے جو کہ دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔

سبب تالیف:

صاحب کتاب نے تفسیر کے مقدمہ کے تحت اس تفسیر کی وجہ تالیف یہ بیان کی ہے کہ میری یہ تفسیر حافظ محمد ادریس صاحب[13] کی ''تفسیر کشاف القران''کا ذمیمہ یعنی تتمہ ہے جس میں حافظ صاحب نے کچھ اختصار سے کام لیا ہے لیکن اس کے ساتھ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ان کی تفسیر میرے سامنے نہ ہوتی تو میں ایک لفظ بھی نہ لکھ پاتا یہ ان کا مجھ پر احسان ہے اور میرے ایک خواب کی تعبیر ہے جو میں نے 1946 یا 1947 میں لاہور میں دیکھا تھا کہ لاہور کی ایک سبز گنبد والی مسجد میں تالاب کے کنارے حافظ صاحب آگے چل رہے ہیں اور میں ان کے قدم پر قدم رکھ کر ان کے پیچھے چل رہا ہوں لہذا یہ تفسیر میرے خیال میں میرے اس خواب کی تعبیر ہیں[14]۔

مقدمہ کے آخر میں آپ نے ''دوسرے مباحث'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ قرآن کے دوسرے مباحث بہت زیادہ ہیں جن کو میں نے قصداً ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ مشکل اور علمی مباحث ہیں جس سے عوام فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

اس کے بعد آپ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر شروع کی ہے جس کی ابتدا میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم''کی مفصل تفسیر بیان کی ہے۔

دیگر تفاسیر سے استفادہ:

اس تفسیر کی اصل اور بنیاد تو تفسیر ''کشاف القرآن'' ہے لیکن اس کے ساتھ مؤلف نے دیگر تفاسیر اور تراجم قرآن سے بھی استفادہ کیا ہے مثلاً مولانا امین اصلاحی کا تدبر قرآن، مولانا شیخ الہند محمود الحسن کا ترجمہ، سورۃ الحدید:57، آیت نمبر 29 میں مؤلف نے خود ان تفاسیر کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ علامہ زمخشری کی تفسیر کشاف، جس کا ذکر سورۃ البقرہ آیت نمبر 34 میں کیا ہے۔ اسی طرح دیگر تفاسیر مثلاً تفہیم القرآن علامہ مودودی، تفسیر

عثمانی، تفسیر معارف القرآن، بیان القرآن مولانا اشرف علی تھانویؒ اور تفسیر ابن کثیر سے بھی استفادہ کیا ہے۔ آپ کی تفسیر میں علامہ رشید رضا کی تفسیر المنار کا ذکر بھی ملتا ہے جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 34 کے تحت ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

منہج واسلوب:

مذکورہ تفسیر کی ایک بڑی خصوصیت جامعیت اور اختصار ہے جو تقریباً تمام موضوعات اور مضامین میں نمایاں ہے۔ اس تفسیر کے مطالعے سے مؤلف کا جو منہج واسلوب بیان سامنے آتا ہے وہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

1. تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے:

یہ تفسیر تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کا امتزاج ہے اس لئے کہ آپ آیات کی تفسیر ووضاحت دوسری آیات اور احادیث نبوی کے ذریعے کرتے ہیں اور بعض اوقات احادیث قدسیہ کے ذریعے بھی جیسے سورۃ النساء کی پہلی آیت کی تفسیر میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ آپ بعض اوقات حدیث نقل کرتے ہوئے اس کا صرف پشتو ترجمہ لکھ دیتے ہیں لیکن جہاں حدیث چھوٹی ہو وہاں عربی عبارت نقل کرتے ہیں۔ آپ نے جہاں کہیں کسی روایت کو نقل کیا ہے وہاں اکثر صراحت کے ساتھ اس روایت کی صحت وضعف کی طرف بھی اشارہ کیا ہے یا یہ لکھ دیتے ہیں کہ یہ حدیث کس کتاب میں موجود ہے۔ مثلاً سورہ فاتحہ کے تعارف میں آپ لکھتے ہیں کہ صحیح روایات کے مطابق یہ مکہ کی ابتدائی دور میں نازل ہوئی لیکن اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ایک کمزور روایت کے مطابق یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی۔ اسی طرح سورۃ الحدید کی آیت نمبر 28 کی تفسیر میں سورۃ القصص کی آیت نمبر 53 اور سورۃ سبا کی آیت نمبر 37 کا حوالہ دے کر وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جہاں کہیں ضرورت ہو وہاں دوسرے مفسرین کی رائے پیش کرنے کے بعد اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

2. فقہی اسلوب:

آپ کی یہ تفسیر آپ کے فقہی منہج واسلوب کی بھی عکاسی کرتی ہے کیوں کہ آپ ہر آیت سے مستنبط فقہی مسائل کو تفصیلاً ذکر کرتے ہیں جیسے سورۃ الفاتحہ کے اختتام پر لفظ "آمین" کے تحت ایک فقہی مسئلہ کو بڑی عمدگی کے ساتھ واضح کیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ لفظ "آمین" وحی کے ذریعے نازل نہیں ہوا اس لئے قرآن میں بھی نہیں لکھا جاتا لیکن حدیث نبوی ﷺ ہے کہ سورۃ الفاتحہ کے بعد آمین کہو، تو اس وجہ سے نماز میں آمین کہا جاتا ہے۔ اسی طرح سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 187 کے تحت آپ نے اعتکاف کے مسائل کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ایسے کئی لاتعداد فقہی مسائل کا حل اس تفسیر میں پیش کیا گیا ہے۔

3. **شان نزول:**

آپ سورت کی ابتدا میں چونکہ سورت کا شان نزول تو بیان کرتے ہیں لیکن اگر درمیان میں کسی آیت کا الگ شان نزول ہو تو اس کو بھی آیت کے ساتھ ہی ذکر فرمادیتے ہیں مثلاً ''وان خفتم الا تقسطو فی الیتمی[15]'' اس آیت کا شان نزول آپ نے آیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔اسی طرح کئی مقامات پر دوسری آیات کا شان نزول بھی نقل کیا گیا ہے۔

4. **سائنسی نظریات اور جدید تحقیقات:**

آپ نے بوقت ضرورت اپنی تفسیر میں سائنسی نظریات اور جدید محققین کی آراء کو بھی ذکر کیا ہے مثلاً سورہ نساء کی ابتدائی آیات میں لائف سیل(Life Cell) کے بارے میں سائنسی نظریہ کو نقل کیا ہے اور قبلہ کی سمت کے بارے میں اس دور کے جدید اور مشہور ریاضی دان علامہ عنایت اللہ خان مشرقی کی تحقیق کو بھی اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

5. **اشکال وشبہات کی وضاحت:**

اس کے علاوہ جس لفظ کے معنی ومفہوم میں اشکال یا شبہ کا اندیشہ ہو اس کے معنی کی وضاحت کرتے ہیں جیسے کہ سورۃ النساء کی آیت نمبر 3 میں لفظ'' یتامیٰ'' کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہیں۔لفظ''ماطاب'' بمعنی''ماحلّ'' ہے اور یہاں''النساء'' سے مراد عام عورتیں نہیں بلکہ یتیم بچوں کی مائیں ہیں[16]۔اکثر ابہام کی صورت میں دیگر مفسرین کی آراء نقل کرنے کے بعد اپنی رائے پیش کرتے ہیں مثلاً سورۃ الحدید کی آخری آیت میں لفظ'' لِئَلّا'' کی تفصیل ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

6. **اعتراضات اور ان کے جوابات:**

آپ اپنی تفسیر میں ایسے اعتراضات جن کا اندیشہ ہو اس کو ذکر کرتے ہیں پھر اس کا جواب نہایت سہل انداز میں خوبصورتی کے ساتھ دیتے ہیں جس سے قاری مطمئن ہو جاتا ہے مثلا سورہ النساء کی آیت نمبر 3 کے ذیل میں نکاح ثانی کے مسئلہ پر متوقع اعتراض اور اس اعتراض کا جواب دے کر ایک اہم معاشرتی مسئلے کا حل پیش کیا ہے۔

7. **پاکستانی عائلی قوانین :**

مؤلف نے اپنی تفسیر میں شریعت کے احکام کے ساتھ ساتھ بوقت ضرورت قاری کی فہم کے لیے پاکستانی عائلی قوانین کا بھی تذکرہ کیا ہے مثلا سورہ نساء میں نکاح ثانی کے لیے زوجہ اوّل سے اجازت کے مسئلہ میں شریعت کا حکم بیان کرنے کے بعد اس کے بارے میں پاکستان کے عائلی قوانین کا بھی تذکرہ کیا ہے ۔

8. اختلاف مذاہب اور اقوال ائمہ:

دوران تفسیر اگر کسی فقہی مسئلہ میں مذاہب کا اختلاف پایا جائے تو اس صورت میں آپ ائمہ کی اراء کو بھی نقل کرتے ہیں آپ مذہب حنفی کے مطابق اپنی رائے پیش کرتے ہیں اور آخر میں یہ لکھ دیتے ہیں کہ یہ امام صاحب کا مذہب ہے اور اس کے بعد دوسرے ائمہ کے اقوال یا مذاہب کا بھی ذکر کرتے ہیں جیسا کہ سورہ نساء کی آیت نمبر 6 کے تحت بلوغت کی عمر کے تعین کے سلسلے میں لکھتے ہیں کہ امام صاحب کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کے لیے بلوغت کی عمر 15 سال مقرر ہے لیکن 15 سال کی عمر میں بھی "رشد" نہ پایا جائے تو پھر دس سال اور انتظار کریں پھر ان کا مال ان کے سپرد کیا جائے۔ پھر اس کے بعد آپ نے صاحبین اور امام شافعیؒ کے مذہب کو بھی بیان کیا ہے کہ اس مسئلے کے متعلق ان کی کیا آراء ہیں۔

9. نحوی وصرفی تحقیق:

نحوی تحقیق میں بھی دلائل وبراہین سے بات ثابت کرتے ہیں اور مشہور نحویوں جیسے خلیل اور سیبویہ کے اقوال سے استدلال کرتے ہیں۔ لفظ اور مفہوم دونوں کی گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سورۃ الفاتحہ کی ابتداء میں "بسملہ" کی تفسیر میں ایک ایک لفظ کی الگ الگ وضاحت، تفصیل اور اوزان کے ساتھ ساتھ ایک لفظ کے جامد، مصدر یا مشتق ہونے کی بھی نشاندہی کی ہے۔ آپ صیغوں کے اوزان کو بھی کہیں کہیں بیان فرماتے ہیں مثلا سورہ بقرہ میں الرحمن اور الرحیم کی تفسیر میں آپ نے ان صیغوں کے اوزان بھی ذکر کیے ہیں۔ کلمات کے جمع، واحد اور مادہ کے علاوہ لفظ کے لغوی اور اصطلاحی معنی بھی بخوبی واضح کرتے ہیں جیسے سورہ واقع میں لفظ "مقوین"[17] کی تفصیل بیان کی ہے۔ اسی طرح سورہ اخلاص کی تفسیر میں آپ نے مشکل الفاظ کے مفہوم سمجھانے کے لیے اردو، فارسی حتی کہ انگریزی زبان میں بھی الفاظ کے معنی بیان کیے ہیں۔

الفاظ کے مفاہیم کی وضاحت کرتے وقت کہیں کہیں یہ بھی لکھتے ہیں کہ یہ لفظ اسلام یا قرآن سے پہلے کہیں استعمال نہیں ہوا۔ جیسے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 26 میں "الفاسقین" کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے کہ لفظ "فسق" قرآن سے پہلے کہیں بھی انسان کے لئے استعمال نہیں ہوا تھا۔ اسی طرح لفظ "الرحمٰن" کی تحقیق میں آپ نے سیّد سلیمان ندوی کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جو قرآن سے پہلے عربوں میں موجود نہ تھا۔

10. مشکل الفاظ کے معنی اور روز مرہ زندگی سے مثالیں:

روز مرہ زندگی کی مثالوں کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں مثلا سورہ الماعون میں روز مرہ استعمال کی چیزیں یعنی ماعون مانگنے اور ایک دوسرے کو دینے کے لیے روز مرہ زندگی اور تقریبا ہر طبقے سے الگ الگ مثال بیان کی

ہیں مثلاً گھریلو استعمال کی چیزیں ایک دوسرے کو ضرورت کے وقت دینا یہ مثال عورتوں کو سمجھانے کے لیے بہترین مثال ہے۔ تجارتی سامان یا بازار میں استعمال کی چیزوں کی مثال دی ہے جو کہ مردوں کے سمجھانے کے لیے ہے اس کے بعد سکول میں استعمال ہونے والی چھوٹی چیزیں مثلا پینسل شاپنر وغیرہ ایک دوسرے کو بوقت ضرورت دینے کی مثال بیان کی ہے جو کہ بچوں کے سمجھانے کے لیے زبردست مثال ہے۔ اس طرح ان مثالوں سے مرد عورت اور بچے یعنی ہر جنس کے افراد کی رہنمائی کی گئی ہے۔

11. وسعت مطالعہ:

سورہ بقرہ میں آپ کی تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علوم اسلامیہ کے علاوہ دوسرے علوم سے بھی خاصی واقفیت رکھتے تھے یہاں آپ نے شیکسپیئر کی انگریزی زبان اور اخون درویزہ رحمۃ اللہ علیہ کی پشتو زبان کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ دوسرے الہامی مذاہب کی کتب کا بھی وسیع مطالعہ رکھتے ہیں جیسا کہ آپ نے سورۃ النساء کی ابتدائی آیات میں "تلمود" کے حوالے سے بات کی ہے اور سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 138 کے تحت عیسائیوں کے رسم بپتسمہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اسی آیت کے ذیل میں آپ نے شیخ سعدی کے فارسی اشعار بھی نقل کئے ہیں اسی طرح کے اشعار تفسیر میں جابجا نقل کئے گئے ہیں۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 36 کے تحت [18] Mesmerism اور Will Power کا تذکرہ کیا ہے جس سے آپ کے مطالعے کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔

12. ربطِ آیات اور ربطِ سورت:

مؤلف نے سورتوں اور آیات کے آپس میں ربط و تعلق کو بخوبی واضح کیا ہے جیسا کہ آپ نے سورۃ الفاتحہ کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ سورۃ الفاتحہ اور تمام قرآن کا آپس میں تعلق دعا اور جواب دعا کا ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر کے آخر میں سورۃ الفاتحہ اور معوذتین کے تعلق کی بھی وضاحت کی ہے۔

13. عوام الناس میں مشہور مفاہیم کی وضاحت:

قرآن کی کسی آیت یا کسی لفظ کے بارے میں عوام الناس میں جو بات یا مفہوم مشہور ہو اس کو ذکر کرتے ہیں پھر لوگوں نے یہ مفہوم کیوں اور کہاں سے اخذ کیا ہے اس کو بھی دلائل سے ثابت کرتے ہیں پھر اس کے بعد خود اصل مفہوم کو وضاحت اور دلیل کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی بات کی مثال سورہ نساء کی ابتدائی آیات کے ذیل میں اس طرح ذکر کی گئی ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ "لوگ سمجھتے ہیں کہ حواؑ حضرت آدمؑ کے بدن کے کسی حصے سے پیدا ہوئی ہے۔ تلمود میں ہے کہ حواؑ آدم علیہ السلام کی دائیں جانب کی تیرہویں پسلی سے پیدا ہوئی" اس کے بعد آپ حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مطلق عورت کی پیدائش کے بارے میں حدیث میں آتا ہے

کہ "خلقن من ضلع"[19] پھر اس حدیث کی وضاحت ایک دوسری حدیث سے کی ہے کہ اس سے مراد یہ نہیں کہ واقعی عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے بلکہ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ : "المراة کالضلع، إن اقمتها کسرتها"[20] یعنی اصل میں عورت پسلی سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ یہ بمثل پسلی کے ہے[21]۔ لہذا اس طرح کی وضاحت اور تشریح سے عام قاری کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

نتائج البحث:

مولانا عبد العزیز مظاہریؒ کی حیات و خدمات جاننے اور اس تفسیر میں آپ کے منہج واسلوب کو پرکھنے اور سمجھنے کے بعد مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے ہیں۔

- مولانا عبد العزیز مظاہری ایک بہترین عالم دین، مفسر قرآن، مصنف، شاعر اور استاد گزرے ہیں جن کی خدمات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔
- آپ نے مختلف موضوعات پر کئی کتابیں لکھیں لیکن ان میں اکثر حوادث زمانہ کی نظر ہو کر ناپید ہو چکی ہیں لیکن چند تصانیف و تحاریر محفوظ ہے۔
- تفسیر مظاہری پشتو زبان کی ایک مخطوط تفسیر ہے جو ہر لحاظ سے بہترین اور عوام وخواص دونوں کے لئے یکساں مفید، عام فہم اور آسان ہے۔
- یہ تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کا مرکب ہے۔ فقہی مسائل کی کثرت کی وجہ سے ہم اس کو فقہی تفسر بھی کہہ سکتے ہیں۔
- یہ تفسیر اصل میں حافظ محمد ادریس کی تفسیر "کشاف القرآن" کا تتمہ ہے۔
- تفسیر کی ابتداء میں جو مقدمہ ہے وہ متعدد علمی نکات اور فوائد پر مشتمل ہے۔
- مولانا عبد العزیز مظاہریؒ نے اپنی تفسیر میں لغوی، صرفی اور نحوی ابحاث ذکر کی ہیں۔ مشکل الفاظ کے معنی و مفاہیم پشتو کے ساتھ ساتھ دیگر زبانوں میں بھی بیان کئے ہیں۔

تجاویز اور سفارشات:

تفسیر مظاہری چونکہ ایک مخطوط پشتو تفسیر ہے اس کی Composing کی جائے اور اس کو شائع کیا جائے تو یہ پشتو تفاسیر میں ایک عمدہ اور خوبصورت اضافہ شمار ہو گا اور بڑی تعداد میں لوگ اس سے مستفید ہو سکیں گے۔

اس تفسیر کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے تا کہ اردو دان طبقہ بھی اس سے استفادہ کر سکے۔ اس کے علاوہ مذکورہ تفسیر میں موجود فقہی مسائل اور احادیث کی تحقیق و تخریج ہونی چاہئے۔

اس تفسیر کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے تاکہ اردو دان طبقہ بھی اس سے استفادہ کر سکے۔ اس کے علاوہ مذکورہ تفسیر میں موجود فقہی مسائل اور احادیث کی تحقیق و تخریج ہونی چاہئے۔

اس تفسیر پر اگر کوئی یونیورسٹی Research Project کے طور پر کام کرنا چاہے تو یہ تحقیقی میدان میں طلبہ کے لئے ایک بہترین کام ثابت ہوگا۔

مصادر و مراجع

[1] سورۃ البقرہ:2، آیت:129

. Surah al-Baqarah: 2, verse: 129

[2] . سورہ آل عمرآن:3، آیت:64

. Surah Al-imran: 3, verse: 64

[3] ۔ سورۃ النحل:16، آیت:44

Surah Al-Nahl: 16, verse: 44

[4] ۔ مظاہر علوم کا قیام "مظہر علوم" کے نام سے 9 نومبر 1866 کو دار العلوم دیوبند کے قیام کے چھ ماہ بعد عمل میں آیا تھا۔

The establishment of Muzahir Uloom under the name of "Mazahar Uloom" was implemented on November 9, 1866, six months after the establishment of Dar Uloom Deoband.

[5] ۔ https://ln.run/gkPC _

[6] ۔ اشرف بخاری، مکتوبات مودودی۔ ص: 1 تا 23 اور ص:25 تا 28۔ ص:47 (منظور عام پریس پشاور، سن اشاعت:1983)

. Ashraf Bukhari, Maktobat Maududi. P.: 1 to 23 and P.: 25 to 28. P.: 47 (Manzoor aam Press Peshawar, year of publication: 1983)

[7] ۔ مشتاق شفق، شفق رنگ۔ ص:204 تا 214 (سن اشاعت:1997)

. Mushtaq Shafaq, Shafaq Rang. Pages: 204-214 (Year of Publication: 1997)

[8] ۔ سیّد بہادر شاہ ظفر، ظفر اللغات، (ادارہ اشاعت سرحد قصہ خوانی بازار لاہور، سن اشاعت ندارد)

.Syed Bahadur Shah Zafar, Zafar Al-Lughaat (Sharhad Qisa Khwani Bazar publishing house, Lahore, Publication date not found)

[9] ۔اشرف بخاری، مکتوبات مودودی۔ بذیل حواشی (منظور عام پریس پشاور، سن اشاعت:1983)

. Ashraf Bukhari, Maktoubat Maududi. (Manzoor aam Press Peshawar, year of publication: 1983)

[10] ۔مشتاق شفق، شفق رنگ۔ ص:212

. Mushtaq Shafaq, Shafaq Rang. Pg: 212

[11] ۔نفس مصدر

ibid

[12] ۔ہفت روزہ آئین لاہور، ج:26، شمارہ:24، 8اکتوبر1987، ماہنامہ ایڈیشن، صفر المظفر1408ھ

Weekly "Aaien" Lahore, Volume: 26, Issue: 24, October 8, 1987, Monthly Edition, Safar-ul-Muzaffar 1408 AH

[13] ۔ان کا تعلق طورو ، ضلع مردان سے تھا، بعمر7 برس قرآن مجید حفظ کیا بریلی، امروہہ اور دہلی کے مدارس میں تعلیم مکمل کی جامعہ پنجاب سے مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل اور بی اے کیا، امرتسر کالج میں تدریس کی، ایم اے کر کے خیبر پختونخوا میں افسر اطلاعات لگے مردان میں کالج بنا تو وہاں تدریس کرنے لگے، بعد ازاں جامعہ پشاور میں شعبۂ عربی کے سربراہ رہے، پشتو میں قرآن پاک کی تفسیر "کشاف القران" 1959ء میں شائع ہوئی، 20 مئی 1965 ء کو ایک فضائی حادثے میں بمقام قاہرہ وفات پاگئے وہیں دفن ہوئے۔

He belonged to Toro, Mardan district, memorized the Holy Quran at the age of 7 years and completed his education in Madrasas of Bareilly, Amroha, and Delhi. After completing his MA, he became an information officer in Khyber Pakhtunkhwa, when established a college in Mardan he started teaching there. Later, he was the head of the Arabic department at Peshawar University. The commentary of the Holy Qur'an in Pashto, "Kshaaf al-Qur'an", was published in 1959. On 20 May 1965, He died in an air crash in Cairo and was buried there.

[14] ۔مخطوط تفسیر مظاہری، ج:1، مقدمہ

. Manuscript Tafsir al-Mazahiri, Volume: 1, Prologue

[15] ۔ سورۃ النساء:4، آیت:3

. Surat al-Nisa: 4, verse: 3

[16] ۔ مخطوط تفسیر مظاہری، ج:1، بذیل سورۃ النساء:4، آیت:3

. Manuscript Tafsir al-Mazahiri, Volume: 1, Surat al-Nisa: 4, Verse: 3

[17] ۔ نفس مصدر، ج:7، سورۃ الواقعہ:56، آیت:73

Ibid Volume: 7, Surah Al-Waqi'ah: 56, Verse: 73

[18] The act of putting someone into a mental state like sleep, in which a person's thoughts can be easily influenced by someone else (https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/mesmerism)

[19] ۔ امام بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الوصاۃ بالنساء، رقم الحدیث:5185

Imam Bukhari, Muhammad bin Ismail. Sahih al-Bukhari, Kitab al-Nikah, chapter al-Wasat al-Nisaa, hadith number: 5185

[20] ۔ نفس مصدر، کِتَاب ا لنِّکَاحِ، بَابُ الْمُدَارَاۃ مع النِّسَاء، مرفوع، رقم الحدیث:5184

Ibid Kitab al-Nikah, Chapter Almudarat maa alnisa, Marfu', Hadith Number: 5184

[21] ۔ مخطوطتفسیر مظاہری، بذیل سورۃ النساء:4، آیت:1

. Manuscript Tafseer Mazahiri, Surat al-Nisa: 4, verse: 1